پچیس میل دور ضلع بھروچ میں ایک گاؤں ہے جس کا نام "زرنا" ہے روانہ ہوئے، اس مقام پر مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے ایک ہوسٹل ہے جن کے والدین اطراف اکناف کے غیر مسلم دیہاتوں میں اکا دکا رہتے ہیں اور غریب بھی ہیں، ہوسٹل نہایت پرفضا جگہ پر ہے، اس وقت اس ہوسٹل میں پچاس لڑکے اور لڑکیاں ہیں جن کے کھانے پینے کا، رہن سہن کا اور تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہے، یہ بچے اور بچیاں گاؤں کے پرائمری اسکول میں بھی تعلیم پاتے ہیں۔ ہوسٹل اور اس سے متعلقہ عمارات یعنی مدرسہ و مسجد کی تعمیر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے اب تک دو لاکھ سے زیادہ اس پر خرچ ہو چکے ہیں، مولانا غلام محمد صاحب نورگت کی نگرانی اور رہنمائی میں یہ سب کام ہو رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نہایت اہم اور مفید ملی کام ہے کیونکہ ان بچوں کے ماں باپ جو غیر مسلم آبادیوں میں اکا دکا رہتے ہیں اور غریب بھی ہیں ان کے ضائع ہو جانے کا قوی اندیشہ تھا۔ یہ ہوسٹل قائم کرکے اور اس کے ماتحت بچوں کی دینی و تعلیمی تربیت کرکے ان بچوں کو خطرات سے محفوظ کر دیا گیا یہ کارنامہ درحقیقت ایسا عظیم ہے کہ دوسری ریاستوں کے مسلمانوں کو اس کی پیروی کرنا چاہیئے۔ پھر بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس ہوسٹل کی تعمیر اور اس کے اخراجات کا تکفل صرف ایک مخیر مسلمان نے کر رکھا ہے اس بنا پر مدرسہ فلاح دارین کی طرح اس کے لئے بھی چندے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ گجرات کے ان متمول اور مخیر مسلمانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ وہ مسلمانوں کی بہت مخصوص اور اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حیدر آباد کی ایک اطلاع سے یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب کا انتقال ہو گیا مرحوم کی عمر ۸۰ کے لگ بھگ ہوگی۔ ان کا مرتبہ انڈو پاک کے مصنفین میں بہت بلند تھا اور اصل ان کا مضمون فلسفہ تھا جس کے پروفیسر اور صدر شعبہ وہ ایک عرصہ تک جامعہ عثمانیہ میں رہے اور وہیں سے سبکدوش ہوئے لیکن تصوف کے ساتھ ان کو بڑا گہرا لگاؤ تھا علمی اور نظری اعتبار سے نہایت وسیع المطالعہ ہونے کے علاوہ عملاً بھی